❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت خلافت
وقت 5-7 منٹ

استحکامِ خلافت اور ہماری ذمہ داریاں

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْــــًٔا ۭ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

(النور:56-57)

کہ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

سامعین! مجھے آج استحکامِ خلافت اور ہماری ذمہ داریوں پر کچھ اظہارِ خیال کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ سے یہ سُنَّت ہے کہ جس طرح وہ مخلوق کی ہدایت اور اصلاح کے لیے مناسب وقت پر کسی شخص کو نبوت کے مقام پر فائز کر کے اس کے ذریعہ مُردہ قوموں میں زندگی میں روح پھونکتا ہے۔ اِسی طرح اس کی یہ بھی سُنَّت ہے کہ وہ نبی کی وفات کے بعد اس کے کام کو تکمیل تک پہنچانے کے لیے خلافت کا نظام قائم فرماتا ہے جو گویا نبوت کا تتمہ ہوتا ہے۔ قیامِ خلافت کے سلسلے میں سب سے پہلے جو ہدایت ہمیں ملتی ہے اس کا ذکر سورۃ نور کی آیت 56 میں ہے، جسے آیت استخلاف بھی کہتے ہیں اور جس کی تلاوت مع ترجمہ خاکسار اپنی تقریر کے آغاز پر کر آیا ہے۔ اِس آیتِ استخلاف کے مطابق اللہ تعالیٰ جس طرح انبیاء سابقین کی وفات کے بعد ہر زمانے میں سلسلۂ خلافت کو قائم فرماتا چلا آیا اِسی سنت قدیمہ کے مطابق علیم و حکیم خدا نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی ”نظام خلافت“ کو قائم کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین خلفاءِ راشدین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جوارح اور اعضاء بن کر آپؐ کی تعلیم و تبلیغ کے مشن کو جاری رکھا۔ ان کے ذریعہ سے جہاں تک خدا تعالیٰ کا منشاء مبارک تھا، اسلام دنیا میں پھیلا اور خدا تعالیٰ کا نام بلند ہوا۔ اِس متلوّ آیت میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے جماعتِ مُومنین میں قیامِ خلافت کا حتمی وعدہ فرمایا ہے اور اِس کے استحکام کے لئے ایمان اور عمل صالح کی دو شرائط کے ساتھ باندھ دیا ہے اور نظام خلافت کی تین عظیم الشان برکات کا ذکر بھی فرمایا ہے، دین کی تمکنت، خوف کی حالت کا امن کی حالت میں تبدیل کرنا اور توحید کا قیام ہے۔ یہی خلافت کے قیام اور استحکام کے بلند ترین مقاصد اور شیریں ثمرات ہیں۔ گویا خلیفہ اپنے وقت میں روئے زمین پر خدا تعالیٰ کا نمائندہ اور اس کا محبوب ترین بندہ ہوتا ہے۔ خالق کائنات اور قادر و توانا خدا کا محبوب بندہ ہونے کے ناطے کامیابیاں اور کامرانیاں اُس کے قدم چومتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کی برکت سے اسے غلبہ نصیب ہوتا ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا کہ

”یعنی کوئی نبوت ایسی نہیں گزری کہ اس کے بعد خدا نے خلافت کا سلسلہ قائم نہ کیا ہو“

سامعین! امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفائے عظام نے افرادِ جماعت کو خلافت کے تعلق میں ان کی ذمہ داریوں کی طرف بارہا متوجہ فرمایا۔

عرفان وحکمت پر مبنی وہ سنہری الفاظ جو خدا کے اِن بندوں کے منہ سے نکلے اور جن میں ہماری روحانی زندگی کی بقا اور ترقی کا راز مضمر ہے، بطور نمونہ چند منتخب ارشادات آپ سامعین کی خدمت میں پیش ہیں:

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے فرمایا:

"مَیں یہ وصیت کرتا ہوں کہ تمہارا اِعتصام حبلُ اللہ کے ساتھ ہو۔ قرآن تمہارا دستور العمل ہو۔ باہم کوئی تنازع نہ ہو کیونکہ تنازع فیضانِ الٰہی کو روکتا ہے...... چاہیے کہ تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میّت غسّال کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ تمہارے تمام ارادے اور خواہشیں مُردہ ہوں اور تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسے وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں۔ استغفار کثرت سے کرو اور دعاؤں میں لگے رہو۔ وحدت کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ دوسرے کے ساتھ نیکی اور خوش معاملگی میں کوتاہی نہ کرو۔ تیرہ سو برس کے بعد یہ زمانہ ملا ہے اور آئندہ یہ زمانہ قیامت تک نہیں آسکتا، پس اس نعمت کا شکر کرو کیونکہ شکر کرنے پر ازدیادِ نعمت ہوتا ہے"

(خطبات نور صفحہ 131)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا:

"اس بات کو خوب اچھی طرح یاد رکھو کہ خلافت حَبلُ اللہ ایک ایسی رسی ہے کہ اسی کو پکڑ کر تم ترقی کرسکتے ہو۔ اس کو جو چھوڑ دے گا وہ تباہ ہو جائے گا"

(درس القرآن بیان فرمودہ یکم مارچ 1921ء، بحوالہ درس القرآن صفحہ 67-84)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا:

"ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم اس کے شکر گزار بندے بن کر اپنی زندگیوں کے دن گزاریں اور جماعت کے اندر اتحاد اور اتفاق کو ہمیشہ قائم رکھیں اور اس حقیقت کو نظر انداز نہ کریں کہ سب بزرگیاں اور ساری ولایت خلافتِ راشدہ کے پاؤں کے نیچے ہے"

(تعمیر بیت اللہ کے 23 عظیم الشان مقاصد صفحہ 116)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ارشاد فرمایا:

"قیامت تک کے لیے خلافت سے اپنا دامن اس مضبوطی سے باندھ لیں کہ جیسے عُروۂ وُثقیٰ پر ہاتھ پڑ گیا ہو جس کا ٹوٹنا مقدر نہیں...... پس آپ اگر خلافت کے ساتھ رہیں گے تو خلافت لازماً آپ کے ساتھ رہے گی اور یہی دونوں کا ساتھ ہے جو توحید پر منتج ہوگا"

(بحوالہ ماہنامہ خالد مئی 1994ء صفحہ 2-4)

سامعین! ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے منصبِ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد سب سے پہلے اپنے پیغام میں فرمایا:

"قدرت ثانیہ خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے جس کا مقصد قوم کو متحد کرنا اور تفرقہ سے محفوظ رکھنا ہے۔ یہ وہ لڑی ہے جس میں جماعت موتیوں کی مانند پروئی ہوئی ہے۔ اگر موتی بکھرے ہوں تو نہ تو محفوظ ہوتے ہیں اور نہ ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ اگر قدرت ثانیہ نہ ہو تو اسلام کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔ پس اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص اور محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبہ کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے تمام رشتے کمتر نظر آئیں۔ امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں اور وہی آپ کے لئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کے لیے ایک ڈھال ہے"

اپنے ایک اور پیغام میں آپ نے احبابِ جماعت سے فرمایا:

"یہ خلافت ہی کی نعمت ہے جو جماعت کی جان ہے۔ اس لئے اگر آپ زندگی چاہتے ہیں تو خلافتِ احمدیہ کے ساتھ اخلاص اور وفا کے ساتھ چمٹ جائیں۔ پوری طرح اس سے وابستہ ہو جائیں کہ آپ کی ہر ترقی کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی مضمر ہے۔ ایسے بن جائیں کہ خلیفہ وقت کی رضا آپ کی رضا ہو جائے۔ خلیفہ وقت کے قدموں پر آپ کا قدم اور خلیفہ وقت کی خوشنودی آپ کا مطمع نظر ہو جائے"

(ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا طاہر نمبر مارچ، اپریل 2004ء)

جرمنی کے جلسہ سالانہ کے موقع پر آپ نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا احسان ہے جو احمدیوں پر کہ نہ صرف ہادی صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت میں شامل ہونے کی توفیق ملی بلکہ اس زمانے میں مسیح موعود اور مہدی کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق بھی اس نے عطا فرمائی جس میں ایک نظام قائم ہے ایک نظام خلافت قائم ہے، ایک مضبوط کڑا آپ کے ہاتھ میں ہے، جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ یہ کڑا تو ٹوٹنے والا نہیں لیکن اگر آپ نے اپنے ہاتھ ذرا ڈھیلے کئے تو آپ کے ٹوٹنے کے امکان پیدا ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس سے بچائے۔ اس لئے اس حکم کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور نظام جماعت سے ہمیشہ چمٹے رہو۔ کیونکہ اب اس کے بغیر آپ کی بقا نہیں۔ یاد رکھیں! شیطان راستہ میں بیٹھا ہے، ہمیشہ آپ کو ورغلاتا رہے گا۔“

(22/ اگست 2003ء، مئی مارکیٹ منہایم جرمنی)

انعام خلافت پر شکر

سامعین! احبابِ جماعت پر دوسری ذمہ داری اِس انعامِ خداوندی پر شکر ادا کرنا ہے۔ نظامِ خلافت کی نعمت پر ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں، کم ہے۔ ہمارے وجود کا ذرہ ذرہ سراپا شکر بن جائے تو تب بھی ہم اس نعمتِ عظمیٰ کے شکر کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ پس اس تعلق میں ہماری سب سے پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ ہم اس نعمت کی عظمت کا صحیح ادراک اور احساس پیدا کریں اور دل کی گہرائی سے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہیں اور اپنے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس نعمت کا شکر ادا کرنے کی توفیق دیتا رہے اور اس کو قبول کرتے ہوئے اپنے وعدہ کے مطابق خلافت کا سایہ ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ یوں خدا تعالیٰ کے اس حکم کی پیروی کا حق ادا ہو سکے گا جس میں فرمایا: وَلَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ کہ اے میرے بندو! اگر تم میری نعمتوں کا شکر ادا کرتے رہو گے تو مَیں ان نعمتوں میں اضافہ کرتا رہوں گا۔

ایک موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

”اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلافت کی نعمت سے نوازا ہے، جو تمام قسم کی ترقیات کے لئے ایک بابرکت راہ ہے۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں۔ وحدت اور یک جہتی کے قیام کے لئے اور کامیابیوں کے حصول کے لئے خلافت کے دامن سے ہمیشہ وابستہ رہیں اور نسل در نسل اپنی اولادوں کو بھی اس نعمتِ عظمیٰ سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے رہیں۔ ہمیشہ اس کی سربلندی اور مضبوطی کے لئے کوشاں رہیں اور اس راہ میں درپیش ہر قربانی کے لئے مستعد رہیں“

(مشعل راہ جلد 5 صفحہ 32-33)

خلیفہ وقت سے ذاتی تعلق

استحکامِ خلافت کے لئے احبابِ جماعت کی ایک ذمہ داری خلیفہ وقت سے ہر فردِ جماعت کا ذاتی تعلق قائم ہونا ہے یوں اس سے خدا کے ساتھ تعلق مضبوط ہو گا۔ اِس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بیان فرمایا ہے:

”خلیفہ خود اللہ تعالیٰ بناتا ہے اور اس کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں۔ وہ اپنے ایک کمزور بندے کو چنتا ہے، جسے وہ بہت حقیر سمجھتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو چن کر اس پر اپنی عظمت اور جلال کا ایک جلوہ کرتا ہے اور جو کچھ اس کا تھا اس میں سے وہ کچھ بھی باقی نہیں رہنے دیتا اور خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے سامنے کلی طور پر فنا اور بے نفسی کا لبادہ وہ پہن لیتا ہے اور اس کا وجود دنیا سے غائب ہو جاتا ہے اور خدا کی قدرتوں میں وہ چھپ جاتا ہے، تب اللہ تعالیٰ اسے اٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیتا ہے“

(روزنامہ الفضل ربوہ 17/ مارچ 1967ء)

سامعین! خلیفہ وقت کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے نور، علم و معرفت اور مقام قبولیت دعا سے برکت حاصل کرنے کے لیے مومنین کی ایک اہم ذمہ داری یہ ہے کہ وہ خلیفہ وقت کے ساتھ محبت و عقیدت اور فدائیت کا ایک ذاتی اور قریبی تعلق رکھیں۔ یہ وہ نعمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس دور میں ہمیں اتنے متنوّع انداز میں اور اتنی سہولت سے میسر کی ہے جیسی اس سے قبل کبھی نہ تھی۔ خلیفہ وقت سے ذاتی اور فیملی ملاقات کی صورت آج جو احمدی کو میسر ہے۔ خواہ وہ دنیا کے کسی ملک میں رہتا ہو، خلیفہ وقت کے قدموں میں حاضر ہو کر وہ یہ شرف حاصل کر سکتا ہے۔ پھر حضور انور کے عالمگیر دورہ جات کے دوران ان ممالک کے احمدیوں کو یہ سعادت اپنے ملک میں رہتے ہوئے مل جاتی ہے۔ خطوط، فیکس اور ای میلز کے ذریعہ حضور انور سے براہ راست رابطہ کا پورا نظام موجود ہے۔ اس سے بھرپور استفادہ کرنا اور خلیفہ وقت سے مسلسل رابطہ رکھنا ہماری اہم ذمہ داری ہے۔ اِس کے لئے ایم ٹی اے جیسی نعمت سے بھی فائدہ اُٹھانا چاہیے۔

قبولیت دعا کا جو مقام خلیفۂ وقت کو عطا کیا جاتا ہے اس کی حکمت حضرت مصلح موعودؓ نے ان الفاظ میں بیان فرمائی، فرمایا:

"اللہ تعالیٰ جس کسی کو منصب خلافت پر سرفراز کرتا ہے تو اس کی دعاؤں کی قبولیت کو بڑھا دیتا ہے کیونکہ اگر اس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اس کے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے"

(منصب خلافت، انوار العلوم جلد 2 صفحہ 32)

نظام خلافت سے دلی وابستگی

خلافت کے تعلق میں مؤمنوں کی سب سے اہم اور بنیادی ذمہ داری نظام خلافت سے دلی وابستگی اور خلیفہ وقت کی غیر مشروط مکمل اطاعت ہے۔ جب یہ بات قطعی اور یقینی ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور جس کو خلیفہ بنایا جاتا ہے وہ دنیا میں خدا کا نمائندہ اور سب سے محبوب شخص ہوتا ہے تو پھر ان باتوں کا لازمی تقاضا ہے کہ ایسے بابرکت وجود سے دل و جان سے محبت کی جائے اور اپنے آپ کو کلیۃً اس کی راہ میں فدا کر دیا جائے۔ خلیفہ وقت سے دلی وابستگی کی اہمیت اور فرضیت کے ذکر میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تاکیدی حدیث بھی ہمیشہ ہمارے مد نظر رہنی چاہیے۔ آپؐ نے فرمایا:

"اگر تم دیکھ لو کہ اللہ کا خلیفہ زمین میں موجود ہے تو اس سے وابستہ ہو جاؤ، اگرچہ تمہارا بدن تار تار کر دیا جائے اور تمہارا مال لوٹ لیا جائے۔"

(مسند احمد بن حنبل: 22333)

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ خلافت ہی درحقیقت دنیا میں سب سے بڑی اور قیمتی دولت ہے۔ پس جب یہ دولت کسی جماعت کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہو تو اس سے چمٹ جانا اور ہر حالت میں چمٹے رہنا ہی زندگی اور بقاء کی ضمانت ہے۔

ہر احمدی کو ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ماننے والوں کو اپنے درخت وجود کی سرسبز شاخیں قرار دے کر دراصل ہمیں یہ نصیحت فرمائی ہے کہ دیکھو! میرے ساتھ اور میرے بعد میرے خلفاء کے ساتھ اگر تم نے تعلق پختہ رکھا اور اطاعت کا حق ادا کیا تب ہی تم سرسبز و شادات رہ سکو گے وگرنہ جو تعلق منقطع کرے گا وہ درخت کے زرد پتوں کا انجام دیکھ لے اور عبرت پکڑے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس فرماتے ہیں کہ

"پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیوں کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے"

(روزنامہ الفضل ربوہ 30/ مئی 2003ء)

خلیفہ وقت کی کامل اطاعت

خلافت احمدیہ کے تعلق میں ہم پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اُن میں سے ایک بڑی اہم ذمہ داری خلیفہ وقت کی کامل اطاعت ہے اور خلیفہ وقت کے ہر اشارے پر دل و جان سے لبیک کہنا ہے۔ اطاعت خلافت کا ایک اہم زینہ عاجزی اور خاکساری کا لبادہ پہن کر اپنے آپ کو ایک ذرہ ناچیز کے طور پر خلیفہ وقت کے قدموں میں پیش کر دینا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے یہی بات کیا ہی خوبصورت الفاظ میں یوں بیان فرمائی ہے کہ

"بیعت کے معنے اپنے آپ کو بیچ دینے کے ہیں اور جب انسان کسی کو دوسرے کے ہاتھ پر بیچ دیتا ہے تو اس کا اپنا کچھ نہیں رہتا"

(خطبات نور صفحہ 171)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

"یاد رکھو! ایمان کسی خاص چیز کا نام نہیں بلکہ ایمان نام ہے جو بھی آواز بلند ہو اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کی جائے...... ہزار دفعہ کوئی شخص کہے کہ مَیں مسیح موعودؑ پر ایمان لاتا ہوں۔ ہزار دفعہ کوئی کہے کہ مَیں احمدیت پر ایمان رکھتا ہوں۔ خدا کے حضور اس کے ان دعوؤں کی کوئی قیمت نہیں ہو گی۔ جب تک وہ اس شخص کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہیں دیتا جس کے ذریعہ خدا اس زمانہ میں اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ جب تک جماعت کا ہر شخص پاگلوں کی طرح اس کی اطاعت نہیں کرتا اور جب تک اس کی اطاعت میں اپنی زندگی کا ہر لحہ نہیں بسر کرتا اُس وقت تک وہ کسی قسم کی فضیلت اور بڑائی کا حقدار نہیں ہو سکتا"

(الفضل 15/ نومبر 1946 صفحہ 6)

خلیفہ وقت کے لیے دعائیں

خلیفہ وقت کا بابرکت وجود ساری جماعت کے لیے امن و سعادت اور برکتوں کا خزانہ ہے۔ خلیفہ وقت کی مقبول دعائیں ساری جماعت کو ہر آن نصیب رہتی ہیں۔ اگرچہ اس احسان کا بدلہ تو کبھی چکایا نہیں جاسکتا لیکن ہر مخلص احمدی کا یہ فرض ضرور بنتا ہے کہ وہ ہمیشہ محسن آقا کے لیے مجسم دعا بنا رہے اور کبھی بھی اس بارہ میں غفلت کا شکار نہ ہو۔ اٹھتے بیٹھتے ''اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحُ القُدُس'' کے کلمات وردِ زبان رہنے چاہئیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہیے کہ...استحکام خلافت کے لئے دعائیں کریں تا کہ خلافت کی برکات آپ میں ہمیشہ قائم رہیں...اپنے اندر خاص تبدیلیاں پیدا کریں۔ پہلے سے بڑھ کر ایمان واخلاص میں ترقی کریں...اب احمدیت کا علمبردار وہی ہے جو نیک اعمال کرنے والا ہے اور خلافت سے چمٹا رہنے والا ہے''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27/ مئی 2005ء)

خلیفہ وقت کے ارشادات کو سننا

قرآن مجید میں جماعت مؤمنین کا شعار سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ وہ ہمیشہ نیکی کی باتوں کو توجہ سے سنتے، سمجھتے اور یاد رکھتے ہیں اور پھر ان باتوں پر دل وجان سے عمل بھی کرتے ہیں۔ اطاعت کا پہلا زینہ سننا ہے، اسی لیے اس صفت کو پہلے رکھا گیا ہے۔ جو شخص سنے گا نہیں وہ عمل کیسے کر سکے گا۔ سننے اور اطاعت کے ضمن میں یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ قرآن مجید کی جس سورۃ میں آیت استخلاف وارد ہوئی ہے اُسی سورۃ نور میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَاءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا (النور:64) یعنی اے مؤمنو! یہ نہ سمجھو کہ رسول کا تم میں سے کسی کو بلانا ایسا ہی ہے جیسا کہ تم میں سے بعض کا بعض کو بلانا۔ اِس پس ہر احمدی کی بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ خلیفہ وقت کے ارشادات کو توجہ سے سنے اور اُن کی طرف سے آنے والی ہر آواز پر کان دھرے۔ خلیفہ وقت کو اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید اور راہنمائی نصیب ہوتی ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے اذن اور ہدایت سے بولتا ہے۔ علم و عرفان کے چشمے اس کی مبارک زبان پر جاری ہوتے ہیں۔ وہ ان باتوں کی طرف جماعت مُؤمنین کو بلاتا ہے جو وقت کی عین ضرورت اور ہر سننے والے کے لئے انتہائی مفید اور بابرکت ہوتی ہیں۔ پس حضور انور کے پر معارف خطبات جمعہ کو باقاعدگی سے اور پوری توجہ سے سننا، بچوں کو سنانا اور سمجھانا ہر احمدی کی بنیادی ذمہ داری ہے۔

اطاعت کا مطلب یہ ہے کہ خلیفہ وقت کی طرف سے آنے والی ہر آواز پر والہانہ لبیک کہا جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے فرمایا:

''بیعت وہ ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے اور خلیفہ کے کسی ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے۔''

(ماہانہ الفرقان ربوہ خلافت نمبر مئی جون 1967ء صفحہ 28)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا

''خلیفہ استاد ہے اور جماعت کا ہر فرد شاگرد۔ جو لفظ بھی خلیفہ کے منہ سے نکلے وہ عمل کئے بغیر نہیں چھوڑنا''

(روزنامہ الفضل قادیان 2مارچ 1946ء)

آپؓ مزید فرماتے ہیں:

''تم سب امام کے اشارے پر چلو اور اس کی ہدایات سے ذرہ بھر بھی اِدھر اُدھر نہ ہو۔ جب وہ حکم دے بڑھو اور جب وہ حکم دے ٹھہر جاؤ اور جدھر بڑھنے کا وہ حکم دے اُدھر بڑھو اور جدھر سے ہٹنے کا وہ حکم دے اُدھر سے ہٹ جاؤ''

(انوار العلوم جلد 14 صفحات 515، 516)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبات جمعہ اور خطابات میں قیام نماز، دعاؤں اور عبادتوں کے معیار کو بلند سے بلند کرنے اور متعدد تربیتی امور کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے۔ یہ سب باتیں ہماری روحانی بقاء اور ترقی کے لئے اساسی حیثیت رکھتی ہیں۔ ہر سچے مخلص احمدی کا فرض ہے کہ دیکھے اور سچے دل سے

اپنا محاسبہ کرے کہ کیا وہ دیانتداری سے ان میدانوں میں سر گرمِ عمل ہے یا نہیں۔ خلافت کی محبت کوئی رسمی بات نہیں۔ یہ جذبہ سچا ہے تو اس کا ثبوت نظر آنا چاہیے اور ہدایات پر عمل کرتے ہوئے نیک تبدیلی پیدا کرنا ہی اس کا حقیقی ثبوت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”میری یہ خواہش ہے اور مَیں یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ اس آسمانی نظام میں، اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے، اپنی نسلوں کی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے شامل ہوں“

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ، یکم اگست 2004ء)

آپ نے مزید فرمایا:

”میرا اتمام دنیا کے احمدیوں کے لئے یہ پیغام ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے ان ارشادات کی روشنی میں، آپ کی خواہشات کے تابع، آگے بڑھیں اور مالی قربانی کے اس نظام میں شامل ہو جائیں۔ اپنی اصلاح کی خاطر اور اپنے انجام بخیر کی خاطر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے قدم آگے بڑھائیں اور اس کی جنتوں کے وارث بنیں“

(ہفت روزہ الفضل انٹر نیشنل لندن 29/ جولائی 2005ء)

اولاد کو تلقین

نظامِ خلافت کے تعلق میں مُومنین کی ایک اور ذمہ داری یہ بھی ہے کہ وہ نہ صرف خود نظامِ خلافت کی حفاظت اور اُس کے استحکام کی خاطر خدمت کے ہر میدان میں کوشاں رہتے ہیں بلکہ اپنی اولاد میں بھی یہی روح اور جذبہ پیدا کرتے ہیں۔ آج کے بچے اور نوجوان کل کے جماعت کے علمبردار اور نمائندہ بننے والے ہیں۔ ان کے دلوں میں نظامِ خلافت کی محبت پیدا کر کے ان کو اس بابرکت نظام سے وابستہ کرنا والدین کی ایک عظیم ذمہ داری ہے۔

عہدیداران کی ذمہ داری

جماعتی عہدیداران کے کندھوں پر عام افراد جماعت کی نسبت بہت زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ خصوصیت سے عہدیداران کو مخاطب کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا:

”جو جماعتی نظام میں عہدیداران ہیں وہ صرف عہدے کے لئے عہدیدار نہیں ہیں بلکہ خدمت کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ وہ نظام جماعت، جو نظامِ خلافت کا ایک حصہ ہے، کی ایک کڑی ہیں۔۔۔ اس لیے عہدیدار کو بڑی محنت سے، ایمانداری سے اور انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنے کام کو سرانجام دینا چاہیے...... یہ جو خدمت کے مواقع دیئے گئے ہیں یہ حکم چلانے کے لئے نہیں دیئے گئے بلکہ خلیفہ وقت کی نمائندگی میں انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے لوگوں کی خدمت کرنے کے لیے ہیں“

(ہفت روزہ الفضل لندن، 15/ جولائی 2005ء)

پھر اسی خطبہ جمعہ میں حضور انور نے احبابِ جماعت کو بھی خلافت سے وفا کے حوالہ سے ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا:

”یاد رکھیں...... اگر یہ دعویٰ کیا ہے کہ آپ کو خدا تعالیٰ کی خاطر خلافت سے محبت ہے تو پھر نظام جماعت جو نظام خلافت کا حصہ ہے اس کی بھی پوری اطاعت کریں“

(ہفت روزہ الفضل لندن، 15 جولائی 2005ء)

اس ارشاد سے یہ امر پوری طرح واضح ہو جاتا ہے کہ خلافت سے محبت کا تقاضا صرف خلیفۂ وقت کی اطاعت ہی نہیں بلکہ نظامِ خلافت کی طرف سے قائم کردہ نظامِ جماعت اور اس کے ایک ایک عہدیدار کی اطاعت کرنا اور اس سے تعاون کرنا بھی لازم ہے۔ اگر کوئی شخص نظام جماعت کی اطاعت نہیں کرتا اور منہ سے خلافت سے محبت اور وفا کے دعوے کرتا ہے تو وہ اپنے دعویٰ میں ہرگز سچا نہیں۔

حضرت المصلح الموعودؓ نے فرمایا:

”جو خدا اپنی مرضی بتاتا ہے، جس پر خدا اپنے الہام نازل فرماتا ہے، جس کو خدا نے اس جماعت کا خلیفہ اور امام بنادیا ہے، اس سے مشورہ اور ہدایت حاصل کر کے تم کام کر سکتے ہو۔ اس سے جتنا زیادہ تعلق رکھو گے اُسی قدر تمہارے کاموں میں برکت ہو گی اور اُس سے جس قدر دور رہو گے اُسی قدر تمہارے کاموں میں بے برکتی پیدا ہو گی۔ جس طرح وہی شاخ پھل لا سکتی ہے، جو درخت کے ساتھ ہو وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کر سکتی جو درخت سے جدا ہو۔ اس طرح وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا

ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا بھی کام نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹہ کر سکتا ہے"

(روزنامہ الفضل قادیان،20نومبر1946ء صفحہ 7)

پس آج ہم سب کا فرض ہے کہ ہم اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک ارشاد پر آپ کے دائیں بھی لڑیں اور بائیں بھی لڑیں اور آگے بھی لڑیں اور پیچھے بھی لڑیں۔ ہم خلافت احمدیہ کی خاطر اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار ہوں اور اپنی اولاد در اولاد کو خلافت احمدیہ سے وابستہ رہنے کی تلقین کرنے والے ہوں۔ ہم خلافت احمدیہ کی حفاظت کی خاطر سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں۔ خلیفۂ وقت کے دست و بازو اور ادنیٰ چاکر بن کر ہمیشہ اس کی ہر آواز پر لبیک کہیں۔ ہماری زندگی اور ہماری موت خلیفہ وقت کے قدموں میں ہو۔

جہاں میں خلافت کا جو نور ہے
جو دور اس سے، اُس سے خدا دور ہے
خلافت سے ہم کو محبّت ملی
اسی کی اطاعت میں ہے زندگی
ہو نازل خدا جس پہ وہ طور ہے
جو دور اس سے اس سے خدا دور ہے

(بتعاون: چوہدری ناز احمد ناصر۔ لندن)

✡✡✡✡